سوال

(231) ایسی مسجد کے قرب وجوار میں جہاں پنجگانہ اذان نماز وجمعہ ادا کئے جاتے ہوں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسی مسجد کے قرب وجوار میں جہاں پنجگانہ اذان نماز وجمعہ ادا کئے جاتے ہوں اور کوئی شخص علیحدہ اپنے مکان میں نماز ادا کیا کرے۔ اذان کی آواز بھی سنتا ہو۔تارک السنة نبوہ ہے یا نہیں ایسے شخص کی نماز مطابق احادیث صحیح ہوتی ہے یا نہیں۔ کوئی عذر شرعی بھی نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شخص مذکور تارک سنت نبویہ ہے۔بحدیث :

عبداللہ بن مسعودؓ قال لقد رئیتنا وما یتخلف عن الصلوٰة الا منافقٌ قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوٰة وقال ان رسول اللہ ﷺ علمنا سنن الھدیٰ وان من سنن الھدی الصلوٰة فی المسجد الذی یوذن فیہ وفی روایۃٍ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدًا مُسلمًا فلیحافظ علی ھذہ الصلوٰة الخمس حیث ینادی بھن فان اللہ شرعی لنبیکم سنن الھدی وانھن من سنن الھدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم رواہ مسلم کتبہ (مولانا) محمد بشیر عفی عنہ (سہسوانی)

الجواب صحیح احمد عفی عنہ الجواب صحیح عبدالرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح خلافہ قبیح خلیل الرحمن عفی عنہ وماذا بعد الحق الا الضلال حررہ سید عبدالحفیظ

ہذا الجواب صحیح سید ابوالحسن الجواب صحیح سید عبدالسلام

بلا عذر ایسی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور نہ ایسی نماز قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد سعادت میں کھلے ہوئے منافق کے سوا اور کوئی بلا عذر ایسی جماعت سے علیحدہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایسا مریض جو بغیر دو شخصوں کے اپنے آپ کو مسجد میں حاضر نہیں کر سکتا ہے وہ بھی غیر حاضر نہیں رہتا تھا اور مسجد کے پڑوسی نابینا جن کا کوئی دستگیر نہیں ہوتا ان کا بھی یہ عذر نابینائی مسموع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم ہوتا تھا۔ اور خود رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الموت میں اس وقت تک شریک جماعت ہوئے جب تک کہ دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دے کر حاضر مسجد ہو سکتے تھے اور ایسی جماعت میں حاضری کی ایسی سخت تاکید تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر حاضر ہونے والوں کو مع اُن کے گھروں کے پھونک دینے کا مقصد ظاہر فرمایا تھا۔ الحاصل بلا عذر ایسی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا طریقہ اسلامی کے سراسر خلاف اور موجب ضلالت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ''وارکعوا مع الراکعین'' اس کے بعد صحیح بخاری ومسلم وابوداؤد ودارقطنی کی حدیثیں ہیں بخوف طول کے یہاں پر درج نہیں کی گئی۔ (مولانا حافظ محمد عبداللہ غازی پوری)

الجواب صحیح الراقم ابو محمد عبدالجبار عمرپوری کان اللہ لہٗ اصلح عملہٗ مقیم شہر دھلی

الجواب صحیح ابوالبشار امیر احمد سہسوانی عفاء اللہ عنہ

نقل از رسالہ فتویٰ امامیہ طابع شیخ محمد عمر صاحب پھاٹک جبش خاں دہلی

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 303

محدث فتویٰ